پروفیسر خالد شبیر احمد

غزل

شعروں میں ڈھل کے میرے جو وقفِ ہنر ہوئے
وہ تو سبھی حروف جیسے بے اثر ہوئے

بیکار ہو کے رہ گئی منزل کی جستجو
دشتِ سراب میں ہوئے جتنے سفر ہوئے

ہم پر کھلا نہ دَر کوئی دستک کے باوجود
ہم لوگ تیرے شہر میں یوں در بدر ہوئے

بکھرے بساطِ مرگ پہ خوابِ طرب میرے
تھے ایسے سانحات بھی جو میرے گھر ہوئے

شام و سحر کی مثل تھے جو مل سکے نہ ہم
نہ طے ہوئے یہ فاصلے نہ مختصر ہوئے

میری نظر میں دار کے جو مستحق تھے لوگ
تیری نظر میں کس لیے وہ معتبر ہوئے

کتنا کڑا تھا مرحلہ یہ راہِ شوق کا
لاکھوں خیال وقتِ سفر، ہم سفر ہوئے

جیسے ہی اپنے آپ سے میں آشنا ہوا
جلوے جنوں و عشق کے جذبِ نظر ہوئے

فہم و شعور و شوق کی دولت ہمیں ملی
دَر پر تیرے جھکے تو کہیں معتبر ہوئے

خالدؔ میرے خلوص کے بیگانے معترف
چرچے میرے گداز کے ہر اک نگر ہوئے